JIBAS (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro Pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

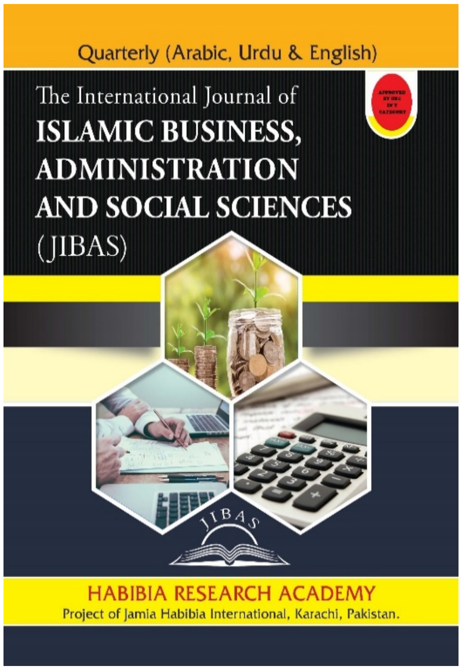

TOPIC:

DIVINE RULES ABOUT GREAT BLESSING "WATER"

نعمت الٰہی "پانی" کے متعلق شرعی ضوابط

AUTHORS:

1. *Dr. Abdul Hai Madni, Professor and Chairman Department of Essential Studies NED University Karachi, Email ID: dr.madni67@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-6074-28452*
2. *Syed Imran ul haq, Assistant professor, Quran and Sunnah, Faculty of Islamic Studies University of Karachi, Email ID: mihaq@uok.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0009-0009-2338-3482*
3. *Dr. Hayat Muhammad, Lecturer, Iqra University, Karachi, Email ID: hayathmb@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0009-0006-8100-9729*

How to Cite: *Madni, Abdul Hai, Syed Imran ul haq, and Hayat Muhammad. 2024. “DIVINE RULES ABOUT GREAT BLESSING " WATER; نعمت الٰہی ;پانی کے متعلق شرعی ضوابط”. International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 3 (3). 17- 46.*
URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/114.

Vol. 3, No.3 || July –September 2023 || P. 17-46
Published online: 2023-09-30

QR. Code

DIVINE RULES ABOUT GREAT BLESSING "WATER"

نعمت الٰہی "پانی" کے متعلق شرعی ضوابط

Abdul Hai Madni, *Syed imran ul haq,* *Hayat Muhammad,*

ABSTRACT:

Water is the ultimate nutritional component of human life. In fact, it would not be wrong to say that water is the source of life, because our life is mainly dependent on it. The whole life is full of water and the only reason for this is to have water on it. Our soil consists of 70% water and only 30% dry matter One third of our body consists of water. A normal human body contains 35 to 50 liters of water. It reaches us through rivers and streams, and it contains minerals including calcium, magnesium, chloride, Fluoride, arsenic, nitrate, iron, sulfate, etc. The creatures of Almighty Allah are taking so many benefits from this blessing; therefore, its care and positive usage are our responsibility. Misusage or carelessness may cause several harms to the universe.

Keywords: *Water, component, Source of life, Minerals, Misusage, Soil, Human body.*

پانی کی اقسام:

قدرتی پانی کی اقسام :

⊗ **:بارش کا پانی:** دو حصے ہائیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن یعنی H2O صرف بارش کا پانی ہی H2O پر مشتمل ہوتا ہے۔ یعنی "خالص پانی" یہی ہے۔ قدرتی حالت میں بارش کا پانی (اگر گرد و غبار سے پاک ہو) بھی خالص ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ گلیشیئر پر جمی برف بھی خالص پانی ہی پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کرہ ارض پر پایا جانے والا کوئی پانی خالص یعنی صرف H2O پر مشتمل نہیں ہوتا۔

⊗ **:دریا کا پانی:** دریاؤں میں پانی بارش اور پہاڑوں پر جمی برف کے پگھلنے سے آتا ہے۔ بارش کا پانی جونہی زمین کی سطح سے ٹکراتا ہے تو مٹی میں موجود معدنیات (منرل) اس میں جذب ہونے لگتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہاڑی علاقوں سے گذرنے والے دریا میں معدنیات نسبتاً کم اور میدانی علاقوں سے گزرنے والے حصے کے دریائی پانی میں معدنیات نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔ انہیں عرف عام میں نمکیات بھی کہاجاتاہے۔ جبکہ انگریزی میں TDS جو کہ Total Dissolved Solids کا مخفف ہے دریا کے اس حصہ میں سب سے زیادہ نمکیات یا TDS ہوتے ہیں، جہاں پر پانی سمندر میں گرتا ہے کیونکہ یہ پانی سب سے زیادہ زمینی سفر کرچکا ہوتا ہے۔ دریائی پانی میں غیر حل شدہ ذرات اور جراثیم بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومتی ادارے انہیں سپلائی کرنے سے پہلے فلٹر کرکے تمام غیر حل شدہ Particles کو الگ کرلیتے ہیں اور جراثیم سے پاک کرنے کے لئے کلورین وغیرہ سے گذارتے ہیں۔ دریائی پانی میں عموماً 500 سے 900 تک TDS پائے جاتے ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ خوردنی نمک یعنی سوڈیم کلورائیڈ ہوتا ہے۔ سوڈیم اور کلورائیڈ کے علاوہ، کیلشیم اور میگنیشیم، (ان دو عناصر کی زیادتی سے پانی "بھاری" ہوجاتا ہے، جس میں صابن جھاگ نہیں دیتا یا بہت کم دیتا ہے اور انہی کی وجہ سے انسانی جسم میں پتھری بھی بنتی ہے) ہوتے ہیں۔ سلفیٹ زیادہ ہو تو پیٹ خراب ہوتا ہے۔

⊗**:بورنگ کا پانی:** بورنگ واٹر یعنی ہینڈ پمپ یا کنویں کا پانی دریائی پانی سے زیادہ "کھارا" ہوتا ہے۔ اگر کسی کنویں یا ہینڈ پمپ کا پانی پینے میں "میٹھا" لگے یعنی اس میں "کھاریت" بالکل بھی نہ ہو تب بھی اس پانی میں 1000 سے 1500 تک TDS ہوتے ہیں۔ عام گاؤں دیہات کے لوگ تو ہلکا ہلکا کھارا پانی بھی پینے پر مجبور ہوتے ہیں، جس کا TDS دو ہزار تک ہوتا ہے، جو کہ صحت کے لئے سخت مضر ہے۔

⊗**:سمندر کا پانی:** جیسا کہ سب جانتے ہیں، نہایت کھارا ہوتا ہے۔ سمندر کے مختلف علاقوں میں نمکیات کا تناسب مختلف ہوتا ہے پاکستان کے ساحلی علاقوں کے سمندری پانی کا TDS تیس پینتیس ہزار سے 90 ہزار تک ہوتا ہے۔

⊗**:پیٹرولیم واٹر:** خام پیٹرول زمین میں بہت زیادہ گہری کھدائی کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔ پیٹرول کے ساتھ قدرتی گیس اور پانی بھی نکلتا ہے۔ اس پانی میں TDS کی مقدار کرہ ارض میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ جو ڈیڑھ لاکھ تک ہوتی ہے۔ یہ انسانی جسم پر تیزاب کی طرح لگتا ہے۔ اس میں خالص چمڑے کے بنے جوتے بھی جلد ہی گل سڑ جاتے ہیں۔

Treated پانی کی اقسام

⊗**:نلکے کا پانی:** جیسا کہ آپ اوپر دریا کے پانی کے ضمن میں پڑھ چکے ہیں کہ حکومتی ادارے انہیں سپلائی کرنے سے پہلے فلٹر کر کے تمام غیر حل شدہ Particles کو الگ کر لیتے ہیں اور جراثیم سے پاک کرنے کے لئے کلورین وغیرہ سے گذارتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ دریائی پانی میں عموماً 500 سے 900 تک TDS پائے جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ پانی پائپ لائنوں سے ہوتا ہوا گھروں میں سپلائی کیا جاتا ہے تو راستے میں کئی مقامات پر اس میں مختلف قسم کی آلودگی شامل ہو جاتی ہے گ۔ کراچی میں گھروں میں سپلائی ہونے والے پانی کے معیار کا اندازہ لگانے کے لئے آپ کبھی کلری جھیل تشریف لے جائیں آپ دیکھیں گے کہ گردونواح کے لوگوں نے سیورج کی لائینیں اسی جھیل میں ڈال رکھی ہیں، بسوں اور ٹرکوں کا دھلنا اور لوگوں کا نہانا تو عام سی بات کبھی کبھی مردہ جانوروں کی سڑتی ہوئی لاشیں بھی جھیل میں دکھائی دے گی۔ بدقسمتی سے جھیل کا یہی پانی پینے کے لئے شہر کو سپلائی کیا جاتا ہے اور جس راستے سے یہ پانی گذرتا ہے جابجا گٹر کی لائن اوپر اور پانی کی لائن نیچے چلتی ہوئی دکھائی دے گی۔ ترقیاتی کاموں کے دوران ان لائنوں کا اکثر ٹوٹ جانا اور سیورج کا پانی پینے کے پانی میں شامل ہو جانا عام مشاہدے کی بات ہے۔ واٹر بورڈ کا محکمہ جن پائپ لائنوں کے ذریعے گھروں تک پانی پہنچاتا ہے وہ زِنک، ازباٹوس، لیڈز، اور آئرن کی ہیں جو کہ پانی میں کیمیکل ری ایکٹ کرتی ہیں مثلاً

ϴ آئرن کے پائپ سے نکلا ہوا پانی خون میں کینسر کا سبب بنتا ہے۔

ϴ لیڈز کے پائپ سے نکلا ہوا پانی ہمارے نروس سسٹم کو ناکارہ بنا دیتا ہے۔

ϴ اور ازباٹوس کے پائپ سے نکلا ہوا پانی مختلف قسم کے کینسر کا سبب بنتا ہے۔

اس کے علاوہ گھر کے اندر موجود انڈر گراؤنڈ ٹینک کی صفائی کے دوران آپ دیکھیں گے کہ ٹینک میں سے غلیظ بدبودار کیچڑ برآمد ہوگی۔ دراصل ہماراانڈر گراؤنڈ ٹینک نہ صرف جراثیم کا گڑھ ہے بلکہ ہمارے خراب سسٹم کا منہ بولتا ثبوت بھی۔

گھروں میں سپلائی ہونے والا پانی اگر میٹھا ہے اور اس کا TDS اگر 500 تک ہے تو ROplant.pk کا ڈومیسٹک فلٹر پلانٹ اس کے TDS کو 300 تک لا سکتا ہے اور یہ پینے کے لئے مناسب پانی ہو سکتا ہے. 6 افراد کی فیملی کے لئے دستیاب فلٹر پلانٹ 6 ہزار میں ایک سال تک کی وارنٹی کے ساتھ دستیاب ہے۔ جب کہ بہت اعلیٰ قسم کا ڈومیسٹک فلٹر پلانٹ لائف ٹائم وارنٹی کے ساتھ 10 ہزار میں دستیاب ہے ۔ لیکن اگر پانی کی کوالٹی بہت زیادہ خراب ہے تو پھر فلٹر پلانٹ کے بجائے مناسب ہو گا کہ ڈومیسٹک RO پلانٹ لگایا جائے جو کہ 25 ہزار سے 40 ہزار میں مل جائے گا۔

ڈومیسٹک فلٹر پلانٹ یا ڈومیسٹک RO پلانٹ اپنے گھر پر لگوانے کے لئے آپ 03111123123 پر کال کر سکتے ہیں یا پھر رابطے کے صفحے پر جا کر ہمیں ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

⊗**: بوائل پانی:** وہ گھرانے جو کہ غربت کی وجہ سے منرل واٹر نہیں خرید سکتے اور نہ ہی ان میں اتنی سکت ہوتی ہے کہ گھر میں ڈومیسٹک RO پلانٹ لگا سکیں یہاں تک کہ فلٹر پلانٹ لگانا بھی انہیں مہنگا عمل لگتا ہے لیکن وہ صاف پانی کی اہمیت سے آگاہ ہوتے ہیں وہ عموماً پانی کو بوائل کر کے پیتے ہیں تاہم یہ ایک خطرناک عمل ہے۔ اور جب ہم ابلے ہوئے پانی کو ٹھنڈا کرتے ہیں تو ہوا میں موجود پانچ میل تک پھیلے ہوئے بیکٹریا بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بوائل کرنے پر پانی کے اوپر ایک لئیر آجاتی ہے جسے ہم گندگی یا جراثیم سمجھ کر پانی سے الگ کر دیتے ہیں جب کہ درحقیقت یہی پانی میں موجود قدرتی منرلز ہوتے ہیں جنہیں ہم خود ہی نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ اکثر نادان ڈاکٹر بھی پانی کو ابال کر پینے کا مشورہ دے دیتے ہیں جبکہ درحقیقت ڈاکٹر کی ریسرچ پانی پر نہیں ہوتی اور نہ ہی پانی ڈاکٹرز کا سبجیکٹ ہے۔

ایک بیمار آدمی کے لئے پھر بھی بوائل واٹر کسی حد تک ٹھیک ہے کیونکہ اس کی قوت مدافعت بہت کمزور ہوتی ہے لیکن ایک صحت مند شخص کے لئے یہ کسی طور مناسب نہیں۔ پانی کو عارضی طور پر ابال لینا تو ٹھیک ہے لیکن اس کا مستقل استعمال رفتہ رفتہ ہمارے نروس سسٹم کو ناکارہ کر دیتا ہے اور ساتھ ہی جسم میں نمکیات کی کمی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ پانی میں قدرتی طور پر کیلشئیم، پوٹاشئیم میگنیشئم اور آیوڈین جیسے منرلز شامل ہوتے ہیں جو کہ پانی ابالنے کی صورت میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ کیلشئیم اور میگنیشئم ہمیں ہارٹ اٹیک اور ہارٹ اسٹروک سے محفوظ رکھتے ہیں جبکہ آیوڈین بچوں کی نشو نما اور ان کی ذہنی گروتھ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ہیپاٹائٹس جیسا جان لیوا مرض جو کہ لاکھوں روپے خرچ کروانے کے باوجود بھی انسان کو موت کی وادی میں دھکیل دیتا ہے اور کینسر کے بیکٹریا بھی اس بوائلنگ کے نتیجے میں ختم نہیں ہوتے کیونکہ ہیپاٹائٹس کا بیکٹریا 350 ڈگری جبکہ کینسر کا بیکٹریا 750 ڈگری سینٹی گریڈ پر ختم ہوتے ہیں جبکہ ہمارے

گھروں کا ٹمپریچر زیادہ سے زیادہ 100 ڈگری سینٹی گریڈ ہی ہوتا ہے۔

مختصراً یہ کہ اگر آپ ایک قطرہ آئل اور ایک چٹکی مٹی یعنی ریت کو پانی میں شامل کر کے سارا دن پانی کو ابالیں تو آپ دیکھیں گے کہ آئل اور ریت پانی میں جوں کے توں موجود ہیں۔

⊗ **فلٹر کا پانی:** جیسا کہ آپ نلکے کے پانی کے ضمن میں پڑھ چکے ہیں گھروں میں سپلائی ہونے والا پانی اگر میٹھا ہے اور اس کا TDS اگر 500 تک ہے تو ROplant.pk کا ڈومیسٹک فلٹر پلانٹ اس کے TDS کو 300 تک لا سکتا ہے اور یہ پینے کے لئے مناسب پانی ہو سکتا ہے. 6، افراد کی فیملی کے لئے دستیاب فلٹر پلانٹ 6 ہزار میں ایک سال تک کی وارنٹی کے ساتھ دستیاب ہے۔ جب کہ بہت اعلیٰ قسم کا ڈومیسٹک فلٹر پلانٹ لائف ٹائم وارنٹی کے ساتھ 10 ہزار میں دستیاب ہے۔ دراصل فلٹر پلانٹ اس پانی کے لئے بہترین حل ہے اور سستا بھی جو کہ بہت زیادہ خراب نہیں ہے اور میٹھا بھی ہے اگر پانی زیادہ خراب ہے اور کھارا ہے تو پھر ضروری ہے کہ اسے RO پلانٹ سے ہی گزارہ جائے کیونکہ فلٹر پلانٹ ان پارٹیکلز کو تو پانی سے نکال سکتا ہے جو کہ پانی میں حل نہیں ہوئے لیکن ان پارٹیکلز کو نہیں نکال سکتا جو کہ پانی میں حل ہو چکے ہیں اور پانی کا حصہ بن چکے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ ہر RO پلانٹ میں فلٹریشن پلانٹ بھی شامل ہوتا ہے لیکن فلٹریشن پلانٹ میں RO پلانٹ شامل نہیں ہوتا۔

⊗ **RO پلانٹ کا پانی:** پانی چاہے کتنا بھی خراب ہو اس کا TDS کتنا بھی زیادہ ہو RO پلانٹ کے ذریعے اسے منرل واٹر میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ RO پلانٹ کے ذریعے پانی میں حل شدہ اور غیر حل شدہ دونوں قسم کے Particles کو با آسانی پانی سے الگ کیا جا سکتا ہے اور پانی کا TDS اپنی مرضی کے مطابق رکھا جا سکتا ہے۔ عام طور پر بڑی بڑی کمپنیاں RO پلانٹ کے ذریعے ہی پانی کھارے پانی کو منرل واٹر میں تبدیل کرتی ہیں یہ RO پلانٹ لاکھوں کروڑوں کے بھی لگائے جاتے ہیں اور گھریلو ضرورت کے لئے کم از کم 25 ہزار اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ لاکھ کا بھی لگایا جا سکتا ہے۔

آپ کے لئے کون سا RO پلانٹ مناسب ہوگا اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ کے اپنے گھر کا پانی ٹیسٹ کروائیں جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ ہر RO پلانٹ میں فلٹریشن پلانٹ بھی شامل ہوتا ہے لیکن فلٹریشن پلانٹ میں RO پلانٹ شامل نہیں ہوتا۔ سب سے بہتر تو یہی ہے کہ گھر پر فلٹر پلانٹ لگانے کے بجائے RO پلانٹ لگایا جائے تاکہ ہر قسم کے خدشات سے بچ کر اپنے پوری فیملی کی صحت کو محفوظ بنالیا جائے۔ 6 افراد کی فیملی کے لئے دستیاب ROplant.pk کا ڈومیسٹک RO پلانٹ 25 ہزار میں ایک سال تک کی وارنٹی کے ساتھ دستیاب ہے۔ جب کہ یہی ڈومیسٹک RO پلانٹ عمدہ کوالٹی میں اور لائف ٹائم وارنٹی کے ساتھ 40 ہزار میں دستیاب ہے۔ اپنے گھر پر ڈومیسٹک RO لگوانے کے لئے آپ 03111123123 پر کال کر سکتے ہیں یا پھر رابطے کے صفحے پر جا کر ہمیں ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

⊗ **برانڈڈ پانی:** کمرشل RO پلانٹ کے ذریعے سمندر کے کڑوے پانی یا بورنگ کے کھارے پانی کو صاف کر کے منرل واٹر میں تبدیل

کیا جاتا ہے عرف عام میں جسے منرل واٹر کہا جاتا ہے یہ بوتلوں میں دکانوں میں فروخت ہوتا ہے، اگر یہ برانڈڈ کمپنی کا ہو تو اس میں TDS کا لیول 300 یا اس سے کم رکھا جاتا ہے۔ یہ منرل واٹر عموماً بورنگ کے پانی سے "تیار" کیا جاتا ہے۔ پہلے اس پانی کو RO (یعنی Reverse Osmosis) پلانٹ سے گزار کر ڈسٹلڈ واٹر بنایا جاتا ہے یعنی تمام منرلز نکال باہر کئے جاتے ہیں، پھر اس میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مقرر کردہ معدنیات شامل کئے جاتے ہیں۔ اور اسے ہر قسم کی جراثیمی آلودگی سے پاک کیا جاتا ہے۔ ان معدنیات کی فہرست اور تناسب منرل واٹر کی بوتل پر لکھا ہوتا ہے۔

⊗**ڈسٹلڈ واٹر:** جیسا کہ آپ اوپر قدرتی پانی کی اقسام میں پڑھ چکے ہیں کہ بارش کا پانی H_2O پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور اس کا TDS زیرو ہوتا ہے یہ پانی پیا تو جا سکتا ہے لیکن اس کا پینا اس لئے مناسب نہیں ہوتا کہ اس میں منرلز شامل نہیں ہوتے جو کہ انسان کی صحت کے لئے انتہائی ضروری ہیں درحقیقت زیرو TDS کا پانی ہی ڈسٹلڈ واٹر ہوتا ہے جو کہ انجکشن وغیرہ میں یا دواؤں کے بنانے میں کام آتا ہے۔ دوائیں بنانے والی کمپنیاں RO پلانٹ لگا کر بورنگ کے پانی کو زیرو TDS پر لاتی ہیں اور ڈسٹلڈ واٹر حاصل کرتی ہیں چونکہ ڈسٹلڈ واٹر میں نمکیات بالکل نہیں ہوتے اس لئے اس کا ذائقہ پینے میں ہلکا سا تلخ محسوس ہوتا ہے اور منہ میں ہلکا ہونے کے باوجود پینے میں مزہ نہیں آتا۔ اگر اس میں مناسب مقدار میں منرلز شامل کر دیئے جائیں تو یہی پانی منرل واٹر بن جاتا ہے اور بوتلوں میں پیک کر کے پینے کے لئے فروخت کیا جاتا ہے۔

ماحولیاتی تحفظ کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات: اسلام جو کہ دین فطرت اور اعتدال ہے، اس نے ماحولیات اور قدرتی وسائل (Natural sources) جیسے جنگلاتی وسائل (Forest Sources)، آبی وسائل (Alimental Sources) اور زمینی وسائل (Land Sources) کی بقا اور تحفظ کی خاطر مختلف تعلیمات دی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

زندگی میں اعتدال مطلوب ہے: اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ زندگی اعتدال سے گزاری جائے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ "(1) اور کھاؤ پیو، البتہ حد سے تجاوز نہ کرو"

اور ایک دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے: وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (2) "اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے تجاوز کرنے والو ں کو پسند نہیں کرتا۔"

قرآن کی نظر میں ہر وہ چیز جو صلاح و درستگی سے دور ہو جائے اور نفع کی صلاحیت کو کھودے وہ فساد ہے، اگرچہ اس کا غالب استعمال عقیدہ اور عمل کی خرابی کے لئے ہوتا ہے، لیکن کسی چیز کے نظام توازن اور اعتدال (Moderation) کو بگاڑنے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، جس سے اس کی حقیقی افادیت آہستہ آہستہ ختم ہو جائے۔

فرمان الٰہی: وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (3) "اور جب وہ تمہارے پاس سے دور ہوتے ہیں تو ان کی ساری بھاگ دوڑ اس لئے ہوتی ہے کہ زمین میں فساد مچائیں اور کھیتی اور نسل کو تباہ کریں اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت، قدرت کاملہ اور ربوبیت کی شناخت اور ادراک کے لئے دو سے زائد آیتوں کے اندر زمین، ہوا، پانی، زندہ اور مردہ مخلوقات، شجر، حجر، پہاڑ، سمندر اور دیگر عجائبات عالم میں غور کرنے کی دعوت دی ہے اور کائنات کے اس نظام توازن کی طرف اشارہ فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہے: صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ (4) "یہ اس اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو محکم کیا ہے۔"

اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو معمولی حالت میں ہو، خوب نمازیں پڑھنے والا ہو، گمنام ہو، لوگوں کے اندر اس کا کوئی خاص اہتمام نہ ہو اور اس کی روزی (Live hood) بقدر حاجت ہو اور وہ اس پر صابر ہو۔"(5)

نیز آپؐ نے بقدر حاجت مال کو کامیابی کی علامت قرار دیا ہے۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کامیاب وہ ہے جو اسلام لے آئے اور اسے بقدر ضرورت روزی مل جائے اور ملی ہوئی دولت پر اللہ تعالیٰ اسے قناعت کرنے والا بنادے۔"(6)

نیز آپؐ نے اسراف اور کمی کے بغیر اپنے گھر والوں پر خرچ کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

"جب کوئی شخص زیادتی اور کمی کے بغیر اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے، تو اس کا یہ خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے درجہ میں ہوتا ہے۔"(7)

اور اسراف کے ناپسند ہونے کی وجہ سے آپؐ نے اپنے کنبہ کے لئے بقدر حاجت مال کی دعا فرمائی، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ محمد کے گھرانے کی روزی بقدر حاجت کردے۔"(8)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اپنے اعمال کے اندر درستگی اختیار کرو، اور میانہ روی اپناؤ۔"(9)

ان احادیث پاک سے یہ روشنی ملتی ہے کہ حرص وہوس مذموم ہے اور ہر چیز میں اعتدال مطلوب ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ دنیا ترقی کی راہ پر گامزن رہے تو نظام توازن بھی برقرار رہے گا اور ماحولیات کا بھی تحفظ ہو گا اور ساتھ ہی ترقی بھی حاصل ہوتی رہے گی۔

اسلام میں شجرکاری کی اہمیت: اسلام کی ایک تعلیم یہ ہے کہ زیادہ شجرکاری کی جائے، چنانچہ فرمان الٰہی ہے:

وَهُوَ الَّذِيَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِراً (10)"اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا ،پھر ہم نے اس سے ہر چیز کے انکھوے نکالے، پھر ہم نے اس سے سرسبز شاخیں ابھاریں"

یہ آیت ہمیں سبزہ کے اسباب پیدا کرنے کی طرف توجہ دلارہی ہے، نیز شجرکاری کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے بھی لگایا جاسکتا ہے ،جو حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو مسلمان بھی پودا لگائے گا، اور اس سے کچھ کھالیا جائے گا، وہ اس کے لئے صدقہ ہوجائے گا اور جو چوری کرلیا جائے، وہ قیامت تک کے لئے اس کے لئے صدقہ ہوجائے گا(11)

اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو مسلمان پودا لگائے گا یا کھیتی کرے گا اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کھالے گا، وہ اس کے لئے صدقہ بن جائے گا۔"(12)

اور ایک دوسرے اسلوب (Method) سے آپؐ نے شجرکاری کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا"جو شخص پودا لگائے گا، اس کے لئے اس پودے سے نکلنے والے پھل کے بقدر ثواب لکھا جائے گا۔"(13)

جلیل القدر زاہد وعابد صحابی حضرت ابوالدرداءؓ نے اپنے طرز عمل سے یہ وضاحت کی کہ شجرکاری کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور وہ دنیاداری اور متاع دنیا کی حرص کی تعبیر نہیں، بلکہ عین عبادت اور کار ثواب ہے اور خشک اور بنجر زمین کو سرسبز و شاداب بنانا سنت ہے۔

سبزہ کے تحفظ کا تصور سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن حبشیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"جو کسی بیری کے درخت کو کاٹے گا، اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کے سر کو اوندھا کردے گا۔"(14)

جانور کا تحفظ: اسلام کی ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ جانور کو بھی ناحق ہلاک نہ کیا جائے، کیونکہ ماحولیات کے لازمی عناصر میں سے ایک عنصر وہ بھی ہے۔ چنانچہ شرید بن سویدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو کسی پرندہ کو بطور تفریح قتل کرے گا، وہ کل قیامت کے دن اللہ عزوجل کے سامنے فریاد کرتے ہوئے کہے گا کہ اے رب! فلاں نے مجھے تفریح کے طور پر قتل کیا، اور کسی فائدہ کی خاطر قتل نہیں کیا۔"(15)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو انسان کسی گوریا یا اس سے بڑی چڑیا کو ناحق مار ڈالے، تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے بارے میں سوال کرے گا، پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے، سو آپؐ نے جواب دیا کہ اسے ذبح کرکے کھائے، اور اس کا سر کاٹ کرکے پھینک نہ دے۔"(16)

جاندار مخلوق کی نسل کشی درست نہیں: اسلام کی ایک تعلیم یہ ہے کہ کسی بھی جاندار مخلوق کی نسل کشی نہ کی جائے؛ کیونکہ ہر جاندار مخلوق کا ایک سماجی وجود ہے اور انسان کی طرح وہ بھی ایک امت ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: **وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الأَرْضِ وَلاَ طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلاَّ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِي الكِتَابِ مِن شَيْءٍ** (17)

"اور کوئی جانور نہیں جو زمین پر چلتا ہو اور کوئی پرندہ نہیں جو فضا میں اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتا ہو، مگر یہ سب تمہاری ہی طرح امتیں ہیں، اور ہم نے اپنی کتاب میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔"

اس سے پتہ چلا کہ انسان کی طرح کائنات کی دیگر مخلوقات ہیں، جو ایک نوعیں ہیں، اور ان کی بھی اپنی اپنی خصوصیات ہیں، جو ایک نوع کو دوسری نوع سے الگ کرتی ہیں، سو ہر ایک کی ایک مخصوص جبلت، شعور، ادراک اور جذبات ہیں، اور ہر ہر نوع کے اندر اپنے اجتماعی ہستی کا ایک شعور ہے، جو انہیں آمادہ کرتا ہے کہ یہ ایک یونٹ (Unit) کے اجزا کی طرح اپنے اجتماعی وجود کے بقاو تحفظ کا سامان کریں اور اپنے نوعی مقصد تخلیق کی تکمیل میں ان میں کا ہر فرد اپنا کردار ادا کرے اور جب ہر جاندار مخلوق کا ایک سماجی وجود ہے تو وہ ماحولیات کا ایک اہم حصہ اور لازمی عنصر ہے، لہٰذا پوری نسل کو ختم کردینا درست نہیں ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتے بھی ایک امت ہیں تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا، لہٰذا ان میں سے خالص سیاہ کتے کو قتل کردو(18)

اور کالے کتے سے مراد کٹ کھنے اور شریر کتے ہیں جو انسانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور ان کے کاٹنے کی وجہ سے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے، سو اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہر مخلوق کی تخلیق کے اندر اللہ تعالیٰ کی حکمت مضمر اور پوشیدہ، اور بہ ظاہر شر نظر آنے والی مخلوق بھی فوائد سے خالی نہیں، لہٰذا کسی جاندار مخلوق کی نسل کشی درست نہیں، اس لئے جو کتے انسانوں پر حملہ آور نہ ہوتے ہوں ان سے نگہبانی وغیرہ امور میں فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فضا کو مسموم بنانے سے پرہیز لازم: اسلام کی ایک تعلیم یہ ہے کہ مردوں کی تدفین کی جائے، اس کا جہاں ایک مقصد یہ ہے کہ انسانوں کی تکریم ہو، وہیں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مردہ جسموں سے پیدا ہونے والی نجاست اور بدبو سے فضا مسموم نہ ہو، چنانچہ متعدد حدیثوں میں مردہ کے دفن کرنے کو واجب قرار دیا گیا ہے اور زندوں پر مردہ کا ایک حق یہ قرار دیا گیا ہے کہ نماز اور دفن کے لئے اس کے جنازہ میں شرکت کی جائے۔ ایک حدیث میں ہے کہ مسلمان کا مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا (۲) دعوت قبول کرنا (۳) جنازہ میں شرکت کرنا (۴) مریض کی عیادت و مزاج پرسی کرنا (۵) چھینکنے والا جب الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں 'یرحمك الله' (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہنا۔ (19)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اندر کفن دفن کا طریقہ ڈال دیا تھا، چنانچہ قابیل، ہابیل کی عنداللہ مقبولیت کو نہ برداشت کرسکا اور اسے قتل کردیا تو کوّے سے اسے رہنمائی ہوئی کہ زمین کرید کر اپنے بھائی کی لاش چھپادے۔

کھلے عام گندگی پھیلانا درست نہیں: اسلام کی ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ کھلے عام گندگی نہ پھیلائی جائے تاکہ فضا مکدر اور مسموم نہ ہو، چنانچہ آپؐ نے بلغم وغیرہ دفن کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مسجد کے اندر بلغم جھاڑنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔"(20)

اور ایک روایت میں ہے": مسجد میں تھوکنا گناہ ہے، اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔"(21)

اور حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": مجھ پر میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے، تو میں نے اس کے اچھے اعمال میں سے یہ عمل دیکھا کہ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹا دیا گیا ہو، اور اس کے بُرے اعمال میں سے یہ عمل دیکھا کہ مسجد میں بلغم ہو، اور اسے دفن نہ کیا جائے۔(22)

ان احادیث پاک میں مسجد کی تخصیص مزید شناعت و قباحت بیان کرنے کے لئے ہے، ورنہ ہر عمومی جگہ کا یہی حکم ہے کہ قابل تنفر اشیاء کو ڈھک دیا جائے۔

پانی، معروف فقہی احکام:

پانی کی ضرورت سے زیادہ ذخیرہ اندوزی سے پرہیز: اسلام کی ایک تعلیم یہ ہے کہ پانی کی ضرورت سے زیادہ ایسی ذخیرہ اندوزی نہ کی جائے کہ دوسرے لوگ تنگی میں پڑ جائیں، چنانچہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں، پانی، گھاس اور آگ۔"(23) "مسلمان" کی قید اتفاقی ہے، ورنہ عام لوگوں کا یہی حکم ہے، چنانچہ ایک روایت میں اس کی صراحت ہے: "لوگ تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ"(24)

پانی ضائع کرنا درست نہیں ہے: پانی زمین پر موجود ہر زندہ شے کی زندگی اور بقا کے لئے اولین ضرورت ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ (25) "اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے، کیا پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔"

پانی کی اسی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے کرۂ ارض پر تین حصّے پانی اور ایک حصہ خشکی رکھا ہے، چنانچہ کرۂ زمین پر ایک ارب چالیس کروڑ مکعب کلومیٹر پانی موجود ہے، اس کا ۱۷ فیصد حصہ سطح زمین پر ہے، لیکن ۹۷ فیصد زمین کا پانی سمندروں کی شکل میں ہے، جو زمین کے تقریباً ۷۰،۸ فیصد رقبہ پر پھیلا ہوا ہے، اور جو نمکین اور انسان کے لئے ناقابل استعمال ہے، انسان کے لئے قابل استعمال پینے اور دیگر استعمالات کے لئے صرف تین فیصد پانی ہی دستیاب ہے، جس کو ہم تازہ پانی کہتے ہیں۔ میٹھا اور قابل استعمال پانی، برفانی تودوں یا عمیق برف کی چادر کی شکل میں قطبین (Poles) پر ہے برفانی پانی عموماً کسی بھی قسم کی آلودگی سے پاک ہوتا ہے، لیکن برفانی پانی کا تناسب صرف ایک فیصد ہے، اور دو فیصد میٹھا اور قابل استعمال پانی، دریائوں، ندیوں، نہروں، جھیلوں، تالابوں، کنوئوں اور کنٹوں سے حاصل ہوتا ہے۔ الغرض قابل استعمال پانی کی مقدار بہت کم ہے۔ لہٰذا پانی کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے، جس کے پیشِ نظر اسلام کی تعلیم ہے کہ اسے خواہ مخواہ ضائع نہ کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": اس امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے تجاوز کریں گے۔"(26)

اس سے معلوم ہوا کہ پانی کو بلاوجہ استعمال یا ضائع کرنا، اس عظیم نعمت کی ناقدری ہے۔

پانی کو آلودہ کرنا درست نہیں ہے: اسلام کی ایک تعلیم یہ ہے کہ پانی کو آلودہ نہ کیا جائے، کیونکہ پانی تمام جاندار اجسام کی زندگی کا دارومدار ہے اور طبی نقطہ نظر سے زندہ جسم میں پانی کی کارکردگی کا حصہ دوسری چیزوں کے مقابلے میں ۹۰ فیصد زیادہ ہے، غذا اور ہوا بھی پانی ہی کے ذریعے جسم میں تحلیلی عمل سے گزرتی ہیں، بلکہ جسم کے ظاہر و باطن سے نقصان دہ عناصر کو دور کرنے کے لئے بھی پانی کی کارکردگی اہمیت رکھتی ہے، جب کہ دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ پانی ایک آفاقی محلول (Solution) ہے، جس میں کوئی بھی آلودہ ہو جاتا ہے، آج پانی کی آلودگی سب سے اہم اور بڑا مسئلہ ہے، چنانچہ فضائی آلودگی کے بعد آبی آلودگی (Water Pollution) ماحولیات کا سب سے سنگین مسئلہ بن گیا ہے۔

پانی کو آلودگی سے بچانے کے لئے اسلام نے سب سے زیادہ موثر اور منصفانہ تعلیمات دی ہیں، ان ہی میں سے ایک تعلیم یہ ہے کہ ٹھہرے اور بہتے ہوئے پانی دونوں میں پیشاب اور پاخانہ کرنے سے بچا جائے، اس لئے کہ پیشاب اور پاخانہ پانی کی آلودگی کے خطرناک ترین اسباب میں سے ہیں، کیونکہ ان کے سبب سے کالرا، ٹائفاڈ اور سوزش جگر و معدہ جیسے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

چنانچہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین لعنت کا سبب بننے والی جگھوں سے بچو (۱) پانی کے گھاٹ پر پاخانہ کرنے سے (۲) راستہ میں پاخانہ کرنے سے (۳) سایہ دار جگھوں میں پاخانہ کرنے سے۔"(27)

گھاٹ یا نہر، نالہ اور ندی کے کنارے رفع حاجت کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ نجاست کے اثرات پانی میں پہنچ کر اسے آلودہ کردیں گے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی، جیسا کہ ارشاد ہے: "تم میں سے کوئی اس پانی میں پیشاب نہ کرے جو ٹھہرا ہو، پھر اس میں غسل کرے۔"(28)

چونکہ ٹھہرے ہوئے پانی میں آلودگی پیدا ہونے کا زیادہ امکان ہے، لہٰذا خاص طور سے اس کا ذکر فرمایا اور بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی صریح ممانعت بھی وارد ہے جیسا کہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کئے جانے سے منع فرمایا۔"(29)

الغرض ان احادیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ ایک عقلمند انسان ایسا کیوں کر سکتا ہے کہ اس پانی میں پیشاب کرے، جس پانی کا وضو اور غسل وغیرہ میں وہ محتاج ہے۔ طبی اعتبار سے پانی میں پیشاب کرنے سے "بلھارزیا(Bilharzia "نامی مرض کے جراثیم پانی میں پھیل جاتے ہیں اور خاص طور سے ٹھہرے ہوئے پانی میں، پھر وہ اپنے تکوینی مراحل طے کر کے دم دار جرثومہ کی شکل میں پانی میں تیرنے لگتے ہیں اور جب اسے کوئی جسم مل جاتا ہے تو وہ اس کے اندر گھس جاتے ہیں اور سوزش جگر وغیرہ مختلف بیماریوں کا سبب بن جاتے ہیں۔(30)

حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت: پانی کو آلودگی سے بچانے کے لئے اسلام کی ایک تعلیم یہ ہے کہ جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کیا جائے، بلکہ باہر رہتے ہوئے

پانی لے کر غسل کرے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے، کسی نے پوچھا: اے ابوہریرہؓ! تو کس طرح غسل کرے تو انہوں نے جواب دیا: باہر رہتے ہوئے پانی لے کر غسل کرے۔" (31)

اور اس حالت میں پانی میں داخل ہو کر غسل کرنے کی ممانعت محض اس وجہ سے ہے کہ پانی آلودہ نہ ہو، خواہ پانی کثیر ہی کیوں نہ ہو۔

نیند سے بیدار ہو کر برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت: اسلام کی ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ نیند سے بیداری کے وقت ہاتھ دھوئے بغیر برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئے، کیونکہ میلے ہاتھ پانی کو آلودہ کر سکتے ہیں،

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈبوئے، یہاں تک کہ اسے دھولے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ جسم کے کس حصہ پر پڑا۔ (32)

یعنی سونے کی حالت میں ہاتھ انسان کے مختلف حصوں پر پڑنے کی وجہ سے آلودہ ہو جاتا ہے۔

پانی کے برتنوں کو ڈھانکنا مطلوب ہے: پانی کو آلودگی سے بچانے اور انسان کی سلامتی اور صحت کے تحفظ کی خاطر، اسلامی شریعت نے ہر اس بے احتیاطی پر قدغن لگایا ہے جس سے پانی کے آلودہ ہونے کا اندیشہ ہو اور ہر اس حسن تدبیر کا حکم دیا ہے جو پانی کو آلودگی سے محفوظ رکھے، چنانچہ اس سلسلہ کی ایک تعلیم یہ ہے کہ پانی یا دیگر

مشروب کے برتن کو ڈھانک کر رکھا جائے، جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "برتن کو ڈھانک دو، اور مشکیزہ کے منہ کو بند کر دو اور دروازہ لگا دو، اور چراغ کو بجھا دو، کیونکہ شیطان مشکیزہ کو نہیں کھولتا ہے اور نہ ہی دروازہ کو وا کرتا ہے اور نہ ہی برتن کو کھولتا ہے، سو اگر تم میں سے کوئی ڈھانکنے کی کوئی چیز نہ پائے، مگر یہ کہ اپنے برتن پر چوڑائی میں لکڑی رکھ دے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے، تو وہ ایسا ہی کر لے۔" (33)

پانی کے برتن میں سانس لینے اور پھونک مارنے سے پرہیز لازم ہے: پانی کو آلودگی سے بچانے کے لئے اسلام کی ایک تعلیم یہ ہے کہ پینے کے برتن میں سانس نہ لی جائے، چنانچہ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا (34) ایک روایت میں ہے: آپؐ نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔" (35) اور ممانعت کی وجہ ظاہر ہے اور وہ یہ کہ برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے کی صورت میں اندیشہ ہے کہ تھوک اور منہ کی تری سے کچھ ظاہر ہو کر پانی میں گر جائے، اور یہ

بھی ہو سکتا ہے کہ کسی پینے والے کے منہ میں بدبو ہو جو پانی کے لطیف ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ چپک کر گھل مل جائے اور اس طرح پانی آلودہ ہو کر متغیر ہو جائے اور طبیعت سلیمہ کو اس کے استعمال سے تنفر ہو۔

صوتی آلودگی: موجودہ دور میں صوتی آلودگی بھی ماحولیات کا ایک اہم مسئلہ ہے، صوتی آلودگی پر قابو پانے کے سلسلہ میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ آواز نکالنے میں بھی اعتدال مطلوب ہے اور موقع و محل اور ضرورت سے زیادہ آواز نکالنا مذموم ہے، جیسا کہ حضرت لقمانؑ کی نصیحت نقل کرتے ہوئے ارشاد باری ہے: وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (36)" اور اپنی آواز کو پست رکھ، بے شک سب سے زیادہ مکروہ آواز گدھے کی آواز ہے۔"

اس آیت سے پتہ چلا کہ حلق پھاڑ کر اس طرح آواز نکالنا کہ لوگوں کے کانوں پر گراں گزرے درست نہیں ہے۔ چنانچہ اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ ہر حال میں بقدر ضرورت آواز نکالی جائے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گشت کرتے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کے پاس گزرے تو دیکھا کہ وہ نہایت پست آواز کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے، اور جب حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس سے گزر ہوا تو دیکھا کہ خوب بلند آواز کے ساتھ قرأت کر کے نماز ادا کر رہے ہیں، صبح جب دونوں حاضر خدمت ہوئے تو آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ تم رات نہایت پست آواز کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے اس پر حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا "اے اللہ کے رسول میں جس ہستی سے ہم کلام تھا، اسے سنا دیا" پھر حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ تم رات خوب بلند آواز سے نماز ادا کر رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا: "میں ایسا اس لئے کر رہا تھا کہ سوتے کو بیدار کروں اور شیطان کو دھتکاروں۔" دونوں کے جواب کو سننے کے بعد آپؐ نے اعتدال کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: "اے ابو بکر! اپنی آواز کچھ بلند کرو، اور حضرت عمرؓ سے فرمایا: اے عمر! اپنی آواز کچھ پست کرو۔"

ذکر کردہ اسلامی تعلیمات پر اگر انسانیت عمل پیرا ہو تو ماحولیات کے تحفظ اور آلودگی کی روک تھام کو یقینی بنایا جا سکتا ہے، یہ حقیقت ہے کہ اسلام نے ماحولیات کے تحفظ اور اسے آلودگی سے بچانے کی طرف اس وقت توجہ دلائی، جب کہ انسان کو ماحولیات کی اہمیت کا صحیح اندازہ بھی نہ تھا۔

پانی اور اس کی اہمیت: پانی انسانی زندگی کا نہایت اہم غذائی جزو ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے کہ پانی ہی زندگی ہے تو غلط نہ ہو گا کیونکہ اب تک دریافت شدہ کروڑوں سیاروں اور ستاروں میں سے ہماری زمین ہی وہ واحد سیارہ ہے جہاں زندگی پوری آب تاب کے ساتھ رواں دواں ہے اور اس کی واحد وجہ یہاں پر پانی کا ہونا ہے۔ ہماری زمین کا 70 فیصد حصہ پانی اور صرف 30 فیصد خشکی پر مشتمل ہے تقریباً یہی حال ہمارے جسم کا بھی ہے ہمارا دو تہائی جسم پانی ہی پر مشتمل ہے۔ ایک عام انسان کے جسم میں 35 سے 50 لیٹر تک پانی ہوتا ہے۔ مردوں میں کل وزن کا 65 تا 70 فیصد حصہ پانی ہے۔ جبکہ خواتین میں 65 فیصد پانی ملتا ہے۔ صرف دماغ کو ہی لیں تو اس کا 85 فیصد حصہ پانی ہے۔ امراض

سے لڑنے والے ہمارے خلیے خون میں سفر کرتے ہیں۔ خون بذاتِ خود 83 فیصد پانی ہی ہے۔ ہمارے ہر جسمانی خلیے میں موجود پانی ہی سے بدن کے تمام نظام چلتے ہیں۔ ان میں نظام ہضم کے علاوہ دوران خون اور فضلات کے اخراج کا نظام بھی شامل ہے۔

دو حصے ہائیڈروجن گیس اور ایک حصہ آکسیجن کا اگر مل جائیں تو پانی بن جاتا ہے اسی لئے کیمیائی زبان میں اسے H2O کہا جاتا ہے۔ آسمان سے بارش کی صورت میں برسنے والے پانی میں (اگر گرد وغبار یا) کوئی اور چیز شامل نہ ہو تو یہ خالص پانی یاH2Oہوتا ہے۔ لیکن قدرت ابھی اسے آپ کو پینے کے لیے فراہم نہیں کرتی پہلے یہ برف کی صورت میں پہاڑ پر گرتا ہے پھر ندی اور دریاؤں کے ذریعے بہتاہوا ہم تک پہنچتاہے اس دوران اس میں معدنیات شامل ہوتی ہیں جن میں کیلشم، میگنیشم، کلورائیڈ، فلورائیڈ، آرسینک، نائیٹریٹ، آئرن، سلفیٹ شامل ہیں۔ یہ وہ قدرتی معدنیات ہیں جنہیںMineralsکہا جاتا ہے۔ اگر یہ ایک خاص مقدار میں شامل ہوں تو یہی پانی آب حیات ہوتا ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو جتنے زیادہ ہوں اتنے ہی نقصان دہ بھی یہاں تک کہ یہ پانی موت کا پیغام بھی ثابت ہو سکتا ہے ۔ ان قدرتی معدنیات کے علاوہ بھی اس پانی میں پہاڑوں سے دریاؤں پھر جھیلوں اور ڈیموں سے ہو کر گھروں تک پہنچنے کے دوران ایسے بہت سےParticlesشامل ہو جاتے ہیں جو انسانی زندگی کے لئے انتہائی مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

پانی میں شاملParticlesدو طرح کے ہوتے ہیں:

1: وہ جو پانی میں حل چکے ہیں اور پانی کا حصہ بن چکے اور جنہیں سوائےROپلانٹ کے کسی اور طریقے سے نہیں نکالا جاسکتا ان میں Copper,Nitrate, Lead, Chlorine, Viruse, Bacteriaسمیت سیکڑوں اقسام کے Particles شامل ہوتے ہیں۔ Reverse Osmosisپلانٹ یعنیROپلانٹ کے ذریعے ان تمامParticlesسمیت انParticlesکو بھی پانی سے نکالا جاسکتا ہے جو پانی میں حل نہیں ہوئے اور پانی کو اس حالت میں واپس لایا جاسکتا ہے جیساوہ بارش کی صورت میں زمین پر گرنے سے پہلے تھا اور اس میں منرلز سمیت کچھ بھی شامل نہیں ہوا تھا۔ اس حالت میں لانے کے بعد اس پانی میں دوبارہ منرلز شامل کئے جاتے ہیں۔

2: وہ جو پانی میں شامل ہیں لیکن اس میں حل نہیں ہوئے اور ایک اچھا فلٹریشن پلانٹ انہیں پانی سے نکال سکتا ہے۔ ان میں مٹی، ریت ، فضلہ، آئرن، زنگ سمیت بہت سےParticlesشامل ہیں جن کی ایک لمبی فہرست ہے اگر ان کی مقدار کم ہو تو ایک اچھا فلٹریشن پلانٹ انہیں نکال سکتا ہے لیکن انParticlesکی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں انہیں نکالنے کے لئے بھیROپلانٹ ہی کی ضرورت پڑتی ہے۔ عام طور پر دریا کے پانی یا گھروں میں سپلائی ہونے والے میٹھے پانی کو فلٹریشن پلانٹ کے ذریعے صاف کیا جا سکتا ہے۔ اگر اپنے اردگرد نگاہ ڈالیں تو آپ کو یقیناً کچھ گھرانے ایسے ضرور دکھائی دیں گے جن کے افراد اکثر و بیشتر بیمار رہتے ہیں۔ جو 35 سال کی عمر میں بوڑھے دکھائی دیتے ہیں بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس کی وجہ گھریلو پریشانیاں یا غربت ہو سکتی ہے لیکن درحقیقت غربت یا گھریلو پریشانیوں سے کہیں زیادہ اس کا سبب پینے کا غیر معیاری پانی ہے۔ جو کہ 200 سے زائد بیماریوں کے پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے ان 200 سے زائد بیمار

یوں میں دل کے امراض، دماغ کے امراض، پیٹ کے امراض، جلد کے امراض، آنکھوں کے امراض، نفسیاتی امراض سے لے کر بالوں کا گرنا، بدصورتی، ہیپاٹائٹس اور کینسر جیسی بیماریاں تک شامل ہیں اور ان کے درمیان بلڈ پریشر، شوگر، قوت مدافعت کا ختم ہونا، بڑھاپا طاری ہو جانا اور ہارٹ اٹیک جیسی مصیبتیں خود بخود آجاتی ہیں۔

عام طور پر لوگ پانی کے پینے کے قابل ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اس کے میٹھے یا کھارے ہونے کی بنیاد پر کرتے ہیں ۔ گھر میں کنواں کھودا یا بورنگ کروائی، پانی کو چکھا اگر ذائقہ میٹھا ہے تو سمجھ لیتے ہیں کہ پانی پینے کے لئے ٹھیک ہے اور اگر کھارا ہے تو سمجھ لیا کہ پانی پینے کے قابل نہیں۔ دراصل یہی بڑی غلط فہمی ہے۔

خود سوچئے کہ کیا ٹوائلٹ کے راستے خارج ہونے اور گٹر میں جانے والا پانی میٹھا نہیں ہوتا؟۔۔۔۔ لیکن کیا غلاظت سے بھرا ہوا یہ پانی پینے کے قابل ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔۔۔ بس تو سمجھ لیجئے کہ پانی کے ذائقے کی بنیاد پر اس کے پینے کے قابل ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ پانی پینے کے قابل ہے یا نہیں اس کا فیصلہ اس میں موجود Particles (نمکیات) یا TDS کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

TDS کیا ہے؟

لفظ TDS دراصل Total dissolved solids کا مخفف ہے۔ یعنی پانی میں شامل معدنیات جنہیں عرف عام میں نمکیات بھی کہا جاتا ہے۔ ان ہی نمکیات کی کمی یا زیادتی پر پانی کے معیاری یا غیر معیاری، اچھے یا برے ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ پانی میں شامل معدنیات یا نمکیات کی مقدار کو TDS کے لفظ سے جانا اور سمجھا جاتا ہے TDS کے علاوہ اسے PPM بھی کہا جاتا ہے جس طرح TDS مخفف ہے Total dissolved solids کا اسی طرح PPM مخفف ہے Parts Per Million کا۔ انٹرنیشنل برانڈ کے پانی کی بوتلیں جن کا پانی آپ بازار سے خرید پیتے ہیں ان کا TDS تین سو سے کم ہوتا ہے۔ دراصل یہی منرل واٹر کا معیاری TDS ہے جو کہ عالمی ادارہ صحت کا مقرر کردہ معیار ہے اس TDS300 کے پانی میں کیلشیم، میگنیشم، کلورائیڈ، فلورائیڈ، آرسینک، نائٹریٹ، آئرن، سلفیٹ شامل ہیں۔ اور یہ پانی انسانی صحت کے لئے انتہائی مفید ہے لیکن TSD کا 300 سے بہت بڑھ جانا یا بہت کم ہو جانا انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ بلکہ بعض حالات میں جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر آرسینک کی زیادتی ہو تو اس سے جلد کا کینسر، سینے کا کینسر، گردے اور جلد کی بیماریاں اور ہائی بلڈ پریشر ہوتا ہے، فلورائیڈ کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے دانت اور ہڈیوں کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ نائٹریٹ کی زیادتی سے Methaeglobinemia کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ جس سے خون کی آکسیجن لے جانے والی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بچوں میں چہرے، ہاتھ پاؤں پر نیلے رنگ کے دھبے بن جاتے ہیں اور سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ اگر پانی میں lead کی مقدار زیادہ ہو تو اس سے نروس سسٹم اور گردے کی بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔

300 سے کم TDS کا پانی یا تو بازار میں فروخت ہونے والی منرل واٹر کی بوتلوں میں ہوتا ہے جسے (Reverse Osmosis) یعنی RO

پلانٹ کے ذریعے بنایا جاتا ہے یا پھر یہ آسمان سے برسنے والی بارش کا ہوتا ہے۔ بارش کا یہ پانی کہیں پہاڑوں پر برف کی صورت میں گرتا ہے تو کہیں ندی نالوں اور خشک زمین پر برستا ہے اور یہیں سے اس میں زمینی معدنیات شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ خاص مقدار میں خاص قسم کے معدنیات منرلز کہلاتے ہیں اور اگر ان کی تعداد بڑھ جائے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اس پانی کا TDS بڑھ گیا ہے۔ یہ TDS ایک لاکھ یا اس بھی زیادہ بڑھ سکتا ہے۔ جتنا TDS زیادہ ہو گا پانی اتنا ہی زہریلا ہوتا ہے۔

انسانی جسم میں صاف پانی کی اہمیت: پانی جسم انسانی کی بناوٹ اور اس کی مشینری کے اندر افعال انجام دینے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی غیر موجودگی یا کمی کی صورت میں

انسانی جسم مختلف خرابیوں سے دوچار ہو جاتا ہے۔ پانی کے ذریعے انسانی جسم میں درج ذیل افعال بخوبی انجام پاتے ہیں۔

⊗: یہ غذا کو بڑی آنت کے ذریعہ جذب کرنے میں مدد دیتا ہے۔

⊗: خون کو مائع حالت میں رکھنے میں مددگار بنتا ہے۔

⊗: پانی کی مناسب مقدار کے باعث جسم کا درجہ حرارت ہر موسم میں معمول پہ رہتا ہے۔

⊗: یہ لعاب دار جھلی کو ہمیشہ مرطوب رکھتا اور جسم کے غدودوں کو مختلف رطوبتیں خارج کرنے میں مدد دیتا ہے۔

⊗: جسم سے فاضل مادوں کو پیشاب کے ذریعے خارج کرتا ہے۔

⊗: پاخانے کے اخراج میں معاون ہوتا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق گردے انسانی جسم سے روزانہ 37 گیلن مائعات خون میں سے فلٹر کرتے ہیں۔ یہ اسی لیے ممکن ہوا کہ خون میں پانی کی مناسب مقدار موجود ہوتی ہے۔

صاف پانی کے فوائد: پانی کے کئی فوائد ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

⊗: اس کی تاثیر سرد تر ہے۔ یہ پیاس بجھاتا اور بے ہوشی، تھکاوٹ، ہچکی، قے اور قبض دور کرتا ہے۔

⊗: پیشاب کی جلن اور یرقان کے عارضے میں مفید ہے۔

⊗: جسم کے زہریلے مادے پیشاب اور پسینے کے راستے خارج کرتا ہے۔

⊗: خوراک کے ہضم ہونے میں مددگار ہے۔ ہاضمے کے کئی مسائل سے بچاتا ہے۔

⊗: خون گاڑھا یا خراب ہونے سے روکتا ہے۔

⊗: بخار کی حالت میں پانی پلانے سے حدت دور ہوتی ہے۔

⊗: جسم کی عمومی صحت کے لیے پانی کی مناسب مقدار ضروری ہے۔

صاف پانی کی کمی کے نقصانات: پانی کی کمی سے خون میں غذائی رطوبتیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس سبب خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ مزید بر آں درج ذیل امراض بھی انسانی جسم پر حملہ آور ہو سکتے ہیں۔

⨂: معدے کے امراض مثلاً قبض و بواسیر

⨂: چکر آنا

⨂: سر میں درد اور بھاری پن محسوس ہونا

⨂: تھکن اور کمزوری

⨂: منہ کی خشکی اور بھوک کی کمی اگر جسم میں پانی کی شدید کمی (ڈی ہائیڈریشن) جنم لے، تو درج ذیل کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں

⨂: نظر کی دھندلاہٹ

⨂: سماعت کی کمی

⨂: خشک اور گرم جلد

⨂: نبض کی رفتار میں اضافہ اور سانس کا پھولنا

⨂: چال میں لڑکھڑاہٹ۔

خراب پانی کے نقصانات: جراثیمی بیماریاں بالخصوص آنتوں کی سوزش، قبض اور بواسیر پھیلنے کا سب سے بڑا ذریعہ گندا پانی ہے۔ نلکوں کے پانی میں ایک تو پائپوں کے اندر جم جانے والی مٹی اور غلاظت شامل ہوتی ہے۔ دوسرے اس میں بعض اوقات گٹر کا پانی مل جاتا ہے۔ اس لیے نلکوں کے پانی کو خطرے سے خالی نہیں سمجھنا چاہیے۔

آلودہ پانی انسانوں کا ایک بڑا قاتل ہے۔ ہر سال تیس لاکھ پاکستانی آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بارہ لاکھ انسان اپنی زندگی سے ہاتھ بھی دھو بیٹھتے ہیں۔ جن میں دو لاکھ پچاس ہزار بچے شامل ہیں۔ ایک عالمی تجزیے کے مطابق صوبہ سندھ میں جو پانی عوام کو میسر ہے، وہ انتہائی غیر معیاری ہے۔ اسی طرح تجزیے سے ثابت ہوا کہ کراچی میں پینے کے پانی میں انسانی فضلہ ملا ہوتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق صاف پانی کی فراہمی سے اسہال اور دیگر جراثیمی بیماریوں کی شرح پچاس فیصد کم ہو سکتی ہے۔ دیہات میں ندی نالوں، کنوؤں اور جوہڑوں کے پانی میں کسی نہ کسی طرح جانوروں کا فضلہ، پیشاب اور زمینی غلاظت شامل ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایسا پانی بھی جراثیم سے پاک نہیں ہوتا۔ اس گندے پانی سے نظام ہضم کی کئی بیماریاں پھیلتی ہیں جن میں ٹائیفائیڈ بخار یا آنتوں کا بخار اور ہیضہ قابل ذکر ہیں۔ انتڑیوں کی سوزش، بدہضمی، گیس، معدے کا السر، اپھارہ، اسہال اور جوڑوں کا درد جیسے امراض بھی گندا اور ناقص

پانی پینے سے لاحق ہوسکتے ہیں۔ اِن بیماریوں کی وجہ سے ہر سال لاکھوں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ عموماً یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شہروں میں ایک دم پیچش یا پیٹ درد یا قے کی شکایات سننے میں آتی ہیں۔ یہ پریشان کن صورت حال بھی گندے پانی کی وجہ سے جنم لیتی ہے۔

پانی کا تحفظ اور اسلامی تعلیمات: محترم قارئین عظام اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس کو اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کیا اور اس کے لیے تمام مخلوق کو اس کے تابع کیا اور کائنات کی ہر شئی سے منفعت حاصل کرنے کا اس کو حق دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ ۝ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝۳۲ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ ۝ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ۝۳۳ (37)

ترجمہ: اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لیے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا، اور سورج اور چاند کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا غلط استعمال کرے، ان کو برباد کرے، اور وہ بالکل آزاد ہے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو پابند کیا ہے کہ میری عطا کردہ چیزوں میں اسراف نہ کرو اگر ایسا کروگے تو یا اللہ سخت پکڑ والا اور حساب لینے والا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ ۝ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ ۝ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝۱۶۸ (38)

ترجمہ: لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ۔ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہار اکھلا دشمن ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتے ہوئے آگاہ کیا کہ دیکھو ہماری پیدا کردہ چیزوں سے فائدہ اٹھاؤ مت مگر فضول خرچی مت کرنا کیونکہ میں فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا چنانچہ فرمایا:

وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ ۝ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ ۝ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ ۝ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝۱۴۱ (39)

ترجمہ: اور اللہ ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایک دوسرے سے ملتے ہیں جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کاٹو تو اللہ کا حق بھی اس میں سے ادا کرو اور بے جانہ اڑاؤ کہ اللہ بیجا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ کی انسان کے حق میں ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ کائنات کی اشیا اس کے لیے مسخر کر دی گئی ہیں، جنھیں وہ اپنے تصرّف میں لاسکتا ہے۔ اسی لیے اسے خالق کائنات کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ اپنی دیگر آیات میں خدا نباتات اور حیوانات کا ذکر کرتا ہے

جو انسان کے لیے فائدہ مند ہیں۔ انسان کو اس بات پر قدرت حاصل ہے کہ وہ ان اشیا سے اپنی فوری ضروریات کے علی الرغم ان سے سماجی اور اجتماعی فوائد حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو ایک خاص حکمت کے تحت پیدا فرمایا اور پھر انہیں ایک دوسرے کے تعاون پر منحصر فرمادیا۔ اس طرح سے اس دنیا میں ایک توازن قائم ہو گیا۔ اس کائنات کی ہر شے اپنے مقصد وجود کو پورا کرنے میں مصروف ہے۔ اس طرح یہ تمام مخلوقات (جان دار اور بے جان) اس کائنات کی ایک قیمتی اثاثہ ہے۔ ان کے وجود سے اس دنیا میں ایک اعتدال و توازن قائم ہو گیا ہے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تمام مخلوق کے لیے اپنی پیدا کردہ اشیاء سے استفادہ کا موقعہ فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پابند بنایا ہے کہ اگر انسان اس میزان اور توازن میں خلل ڈالے، اور ان قدرتی وسائل کا استحصال کرے، یا ان کا غلط استعمال کرے، یا انھیں برباد کرے، انھیں آلودہ کرے، تو یہ انسان نے اللہ تعالیٰ کی حکمت مصلحت و ارادے کے خلاف کام کیا، گویا بغاوت کا مرتکب ہوا۔ انسان نے اپنے حریصانہ اور خودغرضانہ مفادات کی وجہ سے ہمیشہ اس کائناتی نظام کے توازن و عدل کو بارہا متاثر کیا ہے۔ اور فرمان الٰہی کی حکم عدولی کی ہے۔ جس کے بدلے میں فطرت نے انسانوں سے مختلف طریقوں سے

انتقام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ۝ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۱۶۴۝(40)

بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں ہیں اور مینہ میں جس کو خدا آسمان سے برساتا اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ (یعنی خشک ہوئے پیچھے سرسبز) کر دیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں۔ عقلمندوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان سے بربادی کا نھیں بلکہ آبادی کا مطالبہ فرمایا، اور گرانے کا نہیں بلکہ بنانے کا مطالبہ فرمایا، اور کاٹنے اکھاڑنے کا نہیں بلکہ کاشت کاری کا مطالبہ فرمایا ہے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام کی زبان پر یہ ارشاد فرمایا:

هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا (41) اس نے تم کو زمین (کے مادہ) سے پیدا فرمایا اور اس نے تم کو اس میں آباد کیا)

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان سے زمین کی آبادی کاری اور اس کے تمام پوشیدہ اور ظاہر ذخائر کی حفاظت کا مطالبہ کیا اور اس کے بعد ہی ان کے استعمال کرنے کی اجازت عنایت فرمائی۔ ان ذخائر میں نباتات، حیوانات، معدنیات ظاہرہ ہوں یا پوشیدہ غرض کہ وہ تمام اشیاء جن پر اس کائنات کے تحفظ وبقا کا دارومدار ہے، ان میں سب سے اہم شئ "پانی" ہے جس کی بقاء میں کائنات تمام مخلوق کی بقاء وحفاظت مضمر ہے

اور اسی کا سب سے زیادہ غلط استعمال ہو رہا ہے ، اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر حیات رکھی ہے ، جو تمام جانداروں کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ (42)

اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں۔ پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے ؟ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ۝۶۸ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝۶۹ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝۷۰ (43)

بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو، کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں ؟ اگر ہم چاہیں تو ہم اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے ؟ وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۲۴ (44)

اور آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ (وشاداب) کر دیتا ہے۔ عقل والوں کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

الغرض قرآن میں اس کے علاوہ اور بھی کئی جگہ اللہ تعالیٰ نے پانی کی اہمیت اور افادیت کے بارے ارشاد فرمایا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی میں حیات کی تاثیر رکھی ہے، اس لیے پانی پر صرف انسان کا ہی حق نہیں بلکہ جتنا انسان کو حق اتنا ہی دوسری مخلوق کا حق ہے۔ اگر یہ انسان اپنی ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرے گا اس کو "اسرف" کہا جائے گا اور اسراف اسلام میں جائز نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ آیت شریفہ میں

اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر ارشاد فرمادیا ہے: ۚ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (45)

بے جانہ اڑاؤ کہ خدا بیجا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اس طرح کے اسراف سے کیون کہ دوسروں کے حقوق بھی سلب ہوتے ہیں، اور نظام تکوینی میں بھی خلل واقع ہوتا ہے، جس سے زمینی نظام میں فساد کا باعث ہو گا اس طرح کا فساد کی اسلام کوئی گنجائش نہیں ہے اسی کے بارے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص انداز میں انسان کو آگاہ کیا ہے کہ وہ زمین کو برباد کر کے خود بھی اور دوسروں کو بھی اس کے فائدہ سے محروم نہ کرے اس تباہی کو فساد فی الارض کی ایک مخصوص سے تعبیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۸۵ (46)

اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو۔ اگر تم صاحب ایمان ہو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے "زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ" فساد ایک وسیع مفہوم کا حامل لفظ ہے ، اصل لغت میں فساد کے معنی ہیں کسی چیز کا اپنی حالت سلیم سے بدل کر خراب حالت پر آجانا اور اعتدال سے نکل جانا، اس کی ضد صلاح ہے ، چنانچہ کہتے ہیں دودھ فاسد ہو گیا، پھل فاسد ہو گئے ، یا ہوا فاسد ہو گئی یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب ان میں تغیر واقع ہو جائے یا بدبو پیدا ہو جائے ، اور وہ چیزیں استعمال کے قابل نہ رہیں ، پھر اس لفظ کو ان تمام چیزوں میں استعمال کیا جانے لگا جو راہ اعتدال سے نکل جائیں جیسے فتنہ ، ظلم ، تعدی ، وغیرہ۔

اسی لئے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: وعن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها، أو يشرب الشربة فيحمده عليها. (47)

'اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ بندہ کھانے کا لقمہ کھائے یا مشروب کا کوئی گھونٹ بھرے تو اس پر اللہ کی تعریف کرے۔" کیونکہ پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ ایک جگہ آپ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللهم إني أعوذُبك من زوال نعمَتك، وتحوُّل عافيتك، وفُجاءة نقمتِك، وجميع سخَطك (48) "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، نعمت کے زائل ہو جانے سے عافیت کے پھر جانے سے، اچانک پکڑ اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔"

پانی میں اللہ تعالیٰ نے صحت اور بقائے حیات کی صفت رکھی ہے، اگر انسان صحت مند ہے تو وہ دین اور دنیا کے تمام امور کو بحسن وخوبی انجام دے سکتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: نعمتان غبونٌ فيهما كثيرٌ من الناسِ: الصحةُ والفراغُ (49) "دو نعمتیں ایسی ہی جن کے بار میں بہت سے لوگ لاپروائی برتتے ہیں۔ صحت اور فراغت۔"

اسلام کی نظر میں پانی کی کس قدر اہمیت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پنج وقتہ نمازوں کے لیے جو وضو کی جاتی ہے اور اس میں جو پانی استعمال کیا جاتا ہے اسلام نے اس پر بھی نظر رکھی ہے، اور نماز پڑھنے والے اللہ کے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وضو تو کریں مگر اسراف نہ کریں، روایات میں ہے کہ ایک مرتبہ صحابی حضرت سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ وضو کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے، سعد رضی اللہ عنہ! کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنے اعضاءِ وضو پر کچھ زیادہ ہی پانی ڈال رہے ہیں، یہ دیکھ کر فرمایا! لا تسرف اے سعد اسراف نہ کرو، سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا پانی میں بھی اسراف ہوتا ہے، فرمایا ہاں، اگرچہ تم بہتی ہوئی نہر پر ہو۔ (50) اس بارے میں اور بھی احادیث مبارکہ ہیں جن کا باعث طوالت ہے۔

اسلام نے میں صحت انسانی کو مد نظر رکھتے ہوئے پانی کی اہمیت کو کس کس طرح لوگوں کے ذہنوں میں اجاگر کیا اس کا اندازہ اس طرح کیجئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی اور بہتے ہوئے پانی دونوں میں پیشاب وغیرہ کرنے سے منع فرمایا، حالانکہ بہتے ہوئے پانی میں تھوڑی بہت نجاست سے اس کی طہارت متأثر نہیں ہوتی لیکن وہ آلودہ ہو جاتا ہے، اور یہ آلودگی اس وقت اور بڑھ سکتی ہے جب لوگ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے کو اپنی عادت میں شامل کرلیں، "پیشاب پر دوسری نجاستوں اور فضلات کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے"، جس سے اندازہ لگا جاتا ہے کہ اسلام نے کتنے وقت پہلے پانی صفائی کی تعلیم دی اور ہدایت فرمادی تھی چنانچہ ایک حدیث پاک میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (51)

اسلام نے پانی کے تحفظ کو بڑی اہمیت دی ہے، سو کر اٹھنے کے بعد دھوئے بغیر برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت وارد ہے۔ (52)

یہاں تک کہ برتن میں سانس لے کر پانی پینا بھی ممنوع ہے۔(53) کیوں کہ سانس کے ذریعے جراثیم پانی کے برتن میں داخل ہوسکتے ہیں، جس سے بچا ہوا پانی بھی گندا ہوسکتا ہے، اور اگر کوئی اسے استعمال کرے تو پیٹ کی بیماریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ "پانی کا برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو۔(54)

رسول اکرم ﷺ نے پانی کی حفاظت میں ہمارے لئے ایک اعلی نمونہ پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک "مد" کی مقدار پانی سے وضوء فرمالیا کرتے تھے اور ایک "صاع" کی مقدار پانی سے غسل فرمالیا کرتے تھے۔ "مد" یعنی دو ہاتھ بھر کر پانی کی مقدار کو کہتے ہیں اور صاع چار "مد" کی مقدار کو کہتے ہیں

لہٰذا ان اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں پانی کی حفاظت کرنی چاہئے کیونکہ وہ ایسا سرمایہ ہے جو قیمت سے بالاتر ہے لیکن تمام قیمتی سے قیمتی اشیاء سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس کی قیمت کا اندازہ ان لوگوں سے معلوم کیجئے جن علاقوں میں پانی کی قلت ہے یا پانی نہیں، ان علاقوں میں ایک سے ایک قیمتی اشیاء ہیں مگر نہیں ہے تو پانی نہیں ہے اور اسکو مہیا کرنے کیلئے حکومت بہت ہی اخراجات برداشت کرتی ہے، تو ہم پر یہ واجب بنتا ہے کہ اس نعمت کی قدر کریں اور اسکو ضائع نہ کریں، اور یہ بھی یاد رکھیں کہ قیامت میں پانی کے استعمال کا حساب دینا ہوگا۔ اللہ تعالی ہم سب کی حفاظت فرمائے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔فقط و

پیپرپُیلا: اللہ نے جتنی بھی چیزیں پیدا کی ہیں ان سب کے کچھ نہ کچھ فوائد انسان ضرور حاصل کرتا ہے وہ حیوان و نباتات ہی کیوں نہ ہوں مگر ایک ایسی چیز بھی ہے جو انسان کی زندگی کے لیئے انتہائی اہم ولازم ہے اور ہم انسان اُسی نعمت کا اسراف بہت زیادہ کرتے ہیں اور وہ نعمت ہے پانی کی کہ جس سے انسان کی ابتداء کی گئی تھی

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا (55)

وہ جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔ مگر افسوس کہ ہم آج اس پیاری نعمت کی قدر نہیں کرتے اور اس کو ضائع کرتے رہتے انفرادی اور اجتماعی طور پر، اگر پانی ہمیں خریدنا پڑے تو یقیناً ہم اس کا بھی اسراف کرنا برداشت نہ کریں گیں جیسا منرل واٹر کو ضائع نہیں کرتے، آخر ایسا کیوں ہے کہ جو چیز ہمیں بغیر محنت اور پیسہ خرچ کیئے مل جائے ہم لوگ اس کی قدر نہیں کرتے؟؟؟؟ یہاں مجھے اپنا ایک واقعہ یاد آگیا ہے کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ ہائیکنگ پر شمالی علاقہ جات میں گیا ہم ایسی جگہ پر تھے جہاں نزدیک نزدیک پانی موجود نہیں تھا بلکہ پانی لانے کے لیئے اچھا خاصہ مشکل سفر کرنا پڑتا تھا کھانا بھی وہیں پکانا تھا اور وضو کے لیے بھی پانی درکار تھا اور پینے کے لیے بھی اشد پانی کی ضرورت تھی اور ایک وقت تو ایسا آگیا کہ منہ حلق تک خشک ہوگیا تھا زبان ایسے محسوس ہوتی تھی جیسے لکڑی کی بنی ہوئی ہے وہ بہت تکلیف دہ حالت تھی، اور پانی گو کہ ان واقعات

سے پہلے گھر میں گھر والے پانی ضائع کرنے سے منع کرتے رہتے تھے مگر صحیح نصیحت اس واقعہ کے بعد ہوئی، اصل میں ہم لوگ مفت کی نعمت کی قدر نہیں کرتے اگر وہی نعمت ہمیں روپے پیسے خرچ کر کے حاصل کرنی پڑے تو ہم کسی قیمت پر اس کو ضائع نہ کرتے۔ میں سمجھتا ہوں جس کو قیامت کے دن پر کامل یقین ہے وہ اس نعمت کا اسراف ہرگز نہیں کرے گا کیونکہ اللہ نے قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے حساب لینا ہے، اللہ کا ارشاد ہے کہ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ (56) پھر تم سے ضرور پوچھا جائے گا اس دن ان نعمتوں کے بارے میں۔ اور اسی آیت کی تفسیر احادیث میں بھی وارد ہوئی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔(ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ،التکاثر :تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس دو ہی تو چیزیں ہیں پانی اور کھجور۔ پھر ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں ۔ نبی اکرم نے فرمایا یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔(57)

پانی کے اسراف کی ممانعت میں احادیث موجود ہیں مثلاً: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ ۔ عبداللہ بن عمرو بن العص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ (ایک مرتبہ) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے (اور وضوء میں اسراف بھی کر رہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دیکھ کر) فرمایا "اے سعد! یہ کیا اسراف (زیادتی ہے)؟" حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں! اگرچہ تم نہر جاری ہی پر (کیوں نہ وضو کر رہے) ہو۔(58)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا اسراف نہ کرو، اسراف نہ کرو۔(59)

ان احادیث سے واضح ہوا کہ وضو کرتے وقت بھی پانی کے اسراف سے بچنا لازم ہے اور بے شک وضو دریا کے کنارے کیا جائے مگر افسوس صد افسوس کہ ہم لوگ وضو کرتے وقت بھی بہت زیادہ پانی ضائع کر جاتے ہیں۔

پانی ضائع کرنے کے چند مواقع: وضو سے پہلے مسواک کرتے وقت پانی کا نل (ٹوٹی) کھلی رکھنا۔ ایک عضاء (ہاتھ، منہ، بازو، پاؤں) دھوتے وقت پانی کا ضرورت سے زیادہ بہانا۔ بعض صابن سے ہاتھ اور منہ دھوتے ہیں تو صابن لگاتے وقت پانی کھُلا رکھنا۔ غسل کرتے وقت جب صابن لگایا جاتا ہے تو نل کھُلا رکھنا۔

گھروں میں خواتین کے پانی ضائع کرنے کے مواقع: برتن دھوتے وقت پانی کا اسراف کرنا۔ کپڑے دھوتے وقت پانی کا بلاوجہ اسراف کرنا گھر کی صفائی کے وقت پانی کو بے تحاشہ استعمال کرنا۔

اجتماعی طور پر پانی ضائع کرنا: اللہ نے پاکستان کو ہر نعمت سے نوازر کھا الحمدللہ مگر ہمارے ذاتی مفاد پرست حکمران ان نعمتوں کو یا تو ضائع کر رہے ہیں یا ان کو صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے تک ہی استعمال میں لا رہے ہیں، پاکستان میں پانچ بڑے دریا بہتے ہیں اگر یہ حکمران پاکستان اور عوام کے مفاد کو عزیز رکھتے ہوتے تو اب تک ایک قطرہ پانی بھی ضائع نہیں جانا تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ گلگت اور کشمیر سے آنے والا پانی ہماری بے حسی پر روتا ہوا سمندر کی نذر ہو رہا ہے، ہمارے مفاد پرست حکمران اپنی تجوریاں تو عوام کے پیسے سے بھر رہے ہیں مگر ان سے آج تک ایک ڈیم نہیں بن پایا ہے، ہر آنے والا عوام کو انہی ڈیم کا سبز باغ دیکھاتا ہے مگر ان ڈیمز کو بناتا نہیں ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں زراعت کے شعبے کو بہت نقصان ہو رہا ہے اور بجلی کی قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

پانی کو احتیاط سے استعمال کرنے کی تدابیر: پانی لوٹا میں یا کسی اور برتن میں ڈال کر وضو کیا جائے تو پانی ضائع نہیں ہوتا۔ اگر نل پر ہی وضو کرنا ہے تو نل اُسی وقت کھولیں جب کسی عضو کو دھونا ہو اور جب دھل جائے تو نل بند کر دیں۔ مسواک اور سر کا مسح کرتے وقت نل کو بند رکھیں۔ وضو کرتے ہوئے اگر صابن لگانا ہے تو صابن لگاتے وقت نل کو بند رکھیں۔ گھر کی صفائی ہمیشہ بالٹی میں پانی ڈال کر کریں نل کے ساتھ پائپ لگا کر صفائی کرنے سے پانی بہت زیادہ ضائع جاتا ہے۔

برتن دھوتے ہوئے ہمیشہ کا اصول بنانا جائے کہ صابن لگاتے اور برتن کو مانجتے وقت نل کو بند رکھیں۔ اور یہی اصول کپڑے دھوتے وقت بھی اپنایا جائے تو پانی کے اسراف سے بچا جا سکتا ہے اجتماعی طور پر اس کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیئے پاکستان میں ہر دریا پر کم از کم ایک ڈیم ضرور بنایا جائے۔ پھر ان شاء اللہ ہماری زراعت کے شعبے کو وافر پانی مل سکے گا اور بجلی کی کمی کو بھی پورا کیا جا سکے گا۔

اللہ ہم سب کو اپنی نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق دے اور نعمتوں کی ناقدری کرنے اور اس کو ضائع کرنے سے بچائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین پیغامِ حدیث سچ اور جھوٹ کی راہ پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت اور انسانی زندگی کا ایک اہم عنصر ہے۔ کائنات کی ہر ذی روح اور بے جان شے کے لیے پانی کا وجود انتہائی ضروری ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پانی کے بغیر کسی بھی سیارے پر زندگی کے وجود کا سوچنا محال ہے۔ ہماری زمین پر زندگی کا سارا دارومدار اسی نعمت پر ہے۔ نہ صرف حیاتیاتی اعتبار سے ہم انسانوں اور دیگر جانداروں کی زندگی بلکہ کسی بھی سرزمین کی تمدنی اور صنعتی زندگی کو بھی قائم رکھنے کے لیے پانی ایک بنیادی شے ہے۔

Saving Water باوجود اس کے کہ ہماری زندگی اسی ایک قیمتی نعمت پر منحصر ہے، بدقسمتی سے ہمیں اس نعمت کی قیمت کا کوئی احساس نہیں ہے اور ہم اس نعمت کا انتہائی بے رحمی سے اسراف کر رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں پانی کا بحران (Water scarcity) ایک عالمی بحران بن چکا ہے بالخصوص ترقی پذیر ممالک میں اس کی صورتحال انتہائی خطرناک ہو چکی ہے۔ حتیٰ کہ اس مسئلہ پر مستقبل میں جنگیں ہونے کا بھی امکان ہے۔

اقوام متحدہ کے نیشن ڈیولپمنٹ پروگرام (UNDP) کی ایک رپورٹ کے مطابق آج ایک بلین افراد کی رسائی پانی تک ممکن نہیں ہے اور تین کروڑ سے زائد افراد ہر سال پانی کے بحران کی وجہ سے لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔ اسی رپورٹ کے مطابق 2050 تک دنیا کی ایک تہائی آبادی کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یہ بھی واضح رہنا چاہیے یہ صرف اُس 0.3 فیصد کے متعلق ہے جو زمین پر پینے (اور استعمال) کے لیے دستیاب ہے جبکہ باقی صرف سمندر کا کھارا پانی ہے۔ لیکن اس بھیانک صورت حال کے باوجود تلخ حقیقت یہ ہے کہ ہم لاپرواہی کی انتہاء کو چھوتے ہوئے مسلسل پانی کو ضائع کئے چلے جارہے ہیں اور اس بارے میں ہمارا رویہ دن بدن بد سے بدتر ہوتا چلا جارہا ہے۔ قرآن مجید میں میں ہمیں بارہاں یہ بتایا گیا ہے کہ "ہر ذی روح کو پانی سے ہی تخلیق کیا گیا ہے"۔ اسی اہمیت کے پیش پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ہمیں انسانی زندگی کے ہر ایک معاملے پر رہنمائی فراہم کی ہے، وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے Water scarcity کے اس معاملے کو بھی انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے اس کے متعلق ارشادات فرمائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات پر پانی کے ضیاع کی سختی سے ممانعت کی اور اس قیمتی نعمت کی حفاظت کا حکم دیا۔

بحیثیت مسلمان ہم سب پر لازم ہے کہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مانتے ہوئے پانی کے قیمتی ہونے کا اس طرح احساس کریں جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور اس کے بے جا استعمال اور ضیاع سے پرہیز کریں۔ جس طرح آج ہم اپنے بہتر مستقبل کے لیے پیسے جمع کرتے ہیں، اسے بچاتے ہیں، اسی ہمیں نہ صرف اپنے بلکہ ساری انسانیت کے مستقبل کے لیے پانی کے استعمال میں محتاط رویہ اختیار کرنا ہو گا۔

نتائج: اپنی روزمرہ زندگی میں ان معمولی سی عادات کو اپنا کر ہم ایک بہت بڑی نیکی کرسکتے ہیں۔ حتیٰ الامکان کوشش کیجیے کہ آپ بھی ان باتوں پر عمل کریں اور اپنے گھروالے، عزیز و قارب کو بھی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔

- تمام لیکیج (leakage) کو چیک کر کے فوراً اس کی مرمت کروائیں۔
- برش کرتے ہوئے، مسح کرتے ہوئے اور اس طرح کے کسی اور عمل کثیر کے دوران نل (tap) بند رکھیے۔
- ڈش واشر سے پانی کا بے جا استعمال ہوتا ہے۔ اس کا استعمال نہ کریں۔
- غسل میں بے انتہاء پانی ضایع مت کریں۔ گھنٹوں باتھ لینے کے بجائے ضرورت کی حد تک پانی استعمال کریں۔
- نل میں ڈھکن (faucet) لگائیں تاکہ پانی ٹپکتے ہوئے ضایع نہ ہوتا رہے۔
- واضح رہے کہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ پانی کا اسراف اسی طرح ہوتا ہے۔ کارواش سروس میں پانی کا بے تحاشا ضیاع ہوتا ہے وہاں اپنی گاڑی دھلوانے کے بجائے اسے (پانی کے ساتھ) ہاتھ سے صاف کریں۔ یہ آپ کی رقم اور پانی دونوں کو بچائے گا۔

- پینے اور دیگر استعمال کے لیے اتنا ہی پانی لیں جتنا کہ ضرورت ہو۔بچا ہوا پانی پھینکنے کے بجائے کہیں (کسی برتن میں) جمع کرتے رہیں اور اسے موزوں جگہ پر استعمال کیجیے۔
- دنیا بھر میں دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ پانی کا اسراف اسی طرح ہوتا ہے۔گارڈن میں پائپ کے بجائے کین سے پودوں کو پانی دیں۔یہ آپ کے پودوں کی صحت کے لیے بھی اچھا ہے۔
- ماہانہ پانی کا بل چیک کرتے رہیں اور احتساب جاری رکھیں۔

یہ تمام ٹپس پر خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔عوام میں اس معاملے پر شعور بیدار کرنے کے لیے ایک ٹیم بنا کر کام کریں یاد رکھیے، آج ہمارے پاس بظاہر پانی کا بہت ذخیرہ ہے، لیکن دوسری طرف لاکھوں لوگ ہماری ہی ان بد اعمالیوں کی وجہ سے قطرہ قطرہ پانی کو ترس رہے ہیں، ہمیں اپنے، اپنے بچوں کے، ساری انسانیت اور اس زمین کے مستقبل کے لیے اس معاملے کو انتہائی سنجیدگی سے سوچنا ہوگا ورنہ (خدانہ کرے) وہ دن دور نہیں جب ہمارے لیے زندہ رہنا بھی مشکل ہوگا۔

حوالہ جات

1:سورۃ۷،الاعراف:۳۱

2:سورۃ۶،الانعام:۱۴۱

3:سورۃ۲،البقرۃ:۲۰۵

4:سورۃ۲۷،النمل:۸۸

5:یزید، محمد، ابن ماجہ، ابن ماجہ، نور محمد کتب خانہ، کراچی، ۲۰۰۱، حدیث نمبر ۴۱۱۷

Ibn e Maja, Yazeed, Muhammad, Ibn e maja, Noor Muhammad Kutab Khana 2001, Hadees No.4117

6: القشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج/ الجامع الصحیح المسلم، نور محمد کتب خانہ، کراچی، حدیث نمبر ۱۰۵۴

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.1054

7:البر والصلۃ للحسین بن حرب، ص۱۶۱، حدیث نمبر ۳۱

Hussian bin Harab, Al Bir wo Silata, Page:161, Hadees No.31

8:القشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج/ الجامع الصحیح المسلم، نور محمد کتب خانہ، کراچی حدیث نمبر ۱۰۵۵

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.1055

9:محمد بن اسمٰعیل، البخاری، صحیح بخاری، نور محمد کتب خانہ، س۔ن، حدیث نمبر ۵۷۴۳، ۷۰۳

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Noor Muhammad Khutab Khan, Hadees No.702, 4375

10: سورۃ:۶،الانعام:۹۹

11: القشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج / الجامع الصحیح المسلم، نور محمد کتب خانہ، کراچی، حدیث نمبر ۱۵۵۲

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.1552

12: محمد بن اسمٰعیل، البخاری، صحیح بخاری، نور محمد کتب خانہ، س۔ن، حدیث نمبر ۲۳۲۰، ۶۰۱۲

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Noor Muhammad Khutab Khan, Hadees No.6012,2320

13: مسند احمد، حدیث نمبر ۲۳۵۲۰

Masnad Ahmed, Hadees No.23520

14: سلیمان بن اشعث، سنن ابوداود، نور محمد کتب خانہ، کراچی ۲۰۰۱، حدیث نمبر ۵۲۳۹

Sunnan Abu Dawood, Sulmen bin Ashas, Noor Muhammad Khutab Khana 2001, Hadees No.5239

15: سنن نسائی،، امام نسائی، حدیث نمبر ۴۴۴۶

Al Nasai, Imam Nasai, Hadees No.4446

16: سنن نسائی، امام نسائی، حدیث نمبر ۴۳۴۹

Al Nasai, Imam Nasai, Hadees No.4349

17: سورۃ:۶،الانعام:۳۸

18: سلیمان بن اشعث، سنن ابوداود، نور محمد کتب خانہ، کراچی ۲۰۰۱، حدیث نمبر ۲۸۴۵

Sunnan Abu Dawood, Sulmen bin Ashas, Noor Muhammad Khutab Khana 2001, Hadees No.2845

19: یزید، محمد، ابن ماجہ، نور محمد کتب خانہ، کراچی، ۲۰۰۱: حدیث نمبر ۱۴۳۵

Ibn e Maja, Yazeed, Muhammad, Ibn e maja, Noor Muhammad Kutab Khana 2001, Hadees No.1435

20: القشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج / الجامع الصحیح المسلم، نور محمد کتب خانہ، کراچی، حدیث نمبر ۵۴۸

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.548

21: القشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج / الجامع الصحیح المسلم، نور محمد کتب خانہ، کراچی، حدیث نمبر ۵۵۲

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.552

22:القشیری،ابوالحسن، مسلم بن حجاج / الجامع الصحیح المسلم،نور محمد کتب خانہ، کراچی،حدیث نمبر ۶۶۹
Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.669

23:سلیمان بن اشعث، سنن ابوداود،نور محمد کتب خانہ، کراچی ۲۰۰۱،حدیث نمبر ۳۴۷۷
Sunnan Abu Dawood, Sulmen bin Ashas, Noor Muhammad Khutab Khana 2001, Hadees No.3477

24:مسند الحارث حدیث نمبر ۴۴۹
Masnad Al Hasris, Hadees No.449

25 : سورۃ:۲۱الانبیاء:۳۰

26:سلیمان بن اشعث، سنن ابوداود،نور محمد کتب خانہ، کراچی ۲۰۰۱ حدیث نمبر ۹۶
Sunnan Abu Dawood, Sulmen bin Ashas, Noor Muhammad Khutab Khana 2001, Hadees No.96

27:سلیمان بن اشعث، سنن ابوداود،نور محمد کتب خانہ، کراچی ۲۰۰۱ حدیث نمبر ۲۶
Sunnan Abu Dawood, Sulmen bin Ashas, Noor Muhammad Khutab Khana 2001, Hadees No.26

28:محمد بن اسمٰعیل،البخاری، صحیح بخاری،نور محمد کتب خانہ،۲۰۰۱،حدیث نمبر ۲۳۹
Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Noor Muhammad Khutab Khan 2001, Hadees No.239

29:المعجم الاوسط للطبرانی حدیث نمبر ۱۷۴۹
Al Mujam ul Awsat, Tbirani, Hadees No.1749

30:ڈاکٹر عزالدین فراج دارالسلام والوقایۃ من الامراض ص ۸۵
Dar ul Salam wal Wiqiaya Min ul Amraaz, Dr. Azuddin Firaj, Page 85

31:القشیری،ابوالحسن، مسلم بن حجاج / الجامع الصحیح المسلم،نور محمد کتب خانہ، کراچی،حدیث نمبر ۲۸۳
Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.283

32:محمد بن اسمٰعیل،البخاری، صحیح بخاری،نور محمد کتب خانہ،۲۰۰۱ حدیث نمبر ۱۶۲
Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Noor Muhammad Khutab Khan 2001, Hadees No.162

33:القشیری،ابوالحسن، مسلم بن حجاج / الجامع الصحیح المسلم،نور محمد کتب خانہ، کراچی،حدیث نمبر ۲۰۱۲
Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.2012

34: محمد بن اسمٰعیل، البخاری، صحیح بخاری، نور محمد کتب خانہ ۲۰۰۱، حدیث نمبر ۱۵۳

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Noor Muhammad Khutab Khan 2001, Hadees No.153

35: سلیمان بن اشعث، سنن ابوداود، نور محمد کتب خانہ، کراچی ۲۰۰۱، حدیث نمبر ۳۷۲۷

Sunnan Abu Dawood, Sulmen bin Ashas, Noor Muhammad Khutab Khana 2001, Hadees No.3727

36: سورۃ ۳۱، لقمان: ۱۹

37: سورۃ: ۱۴، ابراہیم: ۳۳

38: سورۃ: ۲، البقرہ: ۱۶۸

39: سورۃ: ۶، الانعام: ۱۴۱

40: سورۃ: ۲، البقرہ: ۱۶۴

41: سورۃ: ۱۱، ھود: ۶۱

42: سورۃ: ۲۱، الانبیاء: ۳۰

43: سورۃ: ۵۶، الواقعہ: ۷

44: سورۃ: ۳۰، الروم: ۲۴

45: سورۃ: ۶، الانعام: ۱۴۱

46: سورۃ: ۷، الاعراف: ۸۵

47: القشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج / الجامع الصحیح المسلم، نور محمد کتب خانہ، کراچی: ۲۷۳۴

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.2734

48: القشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج / الجامع الصحیح المسلم، نور محمد کتب خانہ، کراچی: ۲۹۳۹

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.2939

49 محمد بن اسمٰعیل، البخاری، صحیح بخاری، نور محمد کتب خانہ کراچی: حدیث ۶۴۱۲)

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Noor Muhammad Khutab Khan 2001, Hadees No.6412

50: یزید، محمد، ابن ماجہ، ابن ماجہ، نور محمد کتب خانہ، کراچی، ۲۰۰۱ حدیث: ۱/ ۱۴۷

Ibn e Maja, Yazeed, Muhammad, Ibn e maja, Noor Muhammad Kutab Khana 2001, Hadees No.147

51:المعجم الاوسط للطبرانی:۲/۲۰۸،رقم الحدیث:۱۷۴۹

Al Mujam ul Awsat, Tbirani, Hadees No.208, 1749

52:القشیری،ابوالحسن، مسلم بن حجاج/الجامع الصحیح المسلم،نور محمد کتب خانہ، کراچی:ا،۱۶۰،رقم الحدیث:۴۴۵

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.445

53:محمد بن اسمٰعیل،البخاری، صحیح بخاری،نور محمد کتب خانہ،ا،۱۵۹،رقم الحدیث:۱۵۳

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Noor Muhammad Khutab Khan 2001, Hadees No.153

54:القشیری،ابوالحسن، مسلم بن حجاج/الجامع الصحیح المسلم،نور محمد کتب خانہ، کراچی:۶،۱۰۵،رقم الحدیث:۵۳۶۴

Al-Qusehiri, Abu ul Hassan, Muslim bin Hujjaj,Noor Muhammad Kutab Khana, Karachi,Hadees No.5364

55:سورۃ:۲۵،الفرقان: آیت:۵۴

56:سورۃ:۱۰۲،التکاثر:۸

57:عیسی،ابو، محمد،ترمذی،نور محمد کتب خانہ، کراچی:جلد دوم: تفسیر سورۃ تکاثر

Tirmizi, Essa, Abu Muhammad, Noor Muhammad Khutab Khan, Tasfseer Al Taksur

58:یزید، محمد،ابن ماجہ،نور محمد کتب خانہ، کراچی:حدیث:۴۰۲

Ibn e Maja, Yazeed, Muhammad, Ibn e maja, Noor Muhammad Kutab Khana 2001, Hadees No.402

59:یزید، محمد،ابن ماجہ،نور محمد کتب خانہ، کراچی،۲۰۰۱:جلد اول:۴۲۵

Ibn e Maja, Yazeed, Muhammad, Ibn e maja, Noor Muhammad Kutab Khana 2001, Hadees No.425

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License.](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)